Instructions

Areej Farooq
Batch 53
Islamic Studies
MOCK EXAM

23

1. Give numbering to headings.

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

Need for prophethood?

حصہ دوم (B)

سوال نمبر (4)

اسلام میں عقیدہ رسالت کی وضاحت کریں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دین اسلام لوگوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے پانچ بنیادی عقائد ہیں۔ ان میں سے ایک عقیدہ رسالت ہے۔ عقیدہ رسالت نہ صرف دین اسلام میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔ بلکہ عقیدہ رسالت انسان خصوصاً مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ دین اسلام میں عقیدہ رسالت کی اہمیت اور اس کا اجتماعی اور انفرادی زندگی میں اثرات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

عقیدہ رسالت

رسالت کا لغوی معنی:

رسالت کا لغوی معنی "پیغام پہنچانا" ہے۔

رسالت کا اصطلاحی معنی:

انبیاء کرام اور رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ہر قوم میں رسول بھیجے۔ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

"اور ہم نے ہر گروہ میں ایک رسول بھیجا ہے"

عقیدہ رسالت سے مراد رسولوں پر ایمان لانا ہے

Characteristics of Prophets?

اس بات پر ایمان لانا کہ نبی پاک ﷺ قیامت تک کے لیے نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔

عقیدہ رسالت کی وضاحت

عقیدہ رسالت اس یقین کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ اللہ نے ان لوگوں کو دین کے بنیادی اصولوں کی تعلیم دینے کے لیے منتخب کیا ہے۔ ان پر ایمان لانا دینِ اسلام میں داخل ہونے کے لیے بہت ضروری ہے۔

اسلام میں حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی اور رسول مانا جاتا ہے۔ عقیدہ رسالت میں یہ شامل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول قیامت تک نہیں آئے گا۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبی ہیں"

اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور دینِ اسلام میں عقیدہ رسالت پر ایمان لانا۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا اہم جزو ہے۔

انفرادی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت:

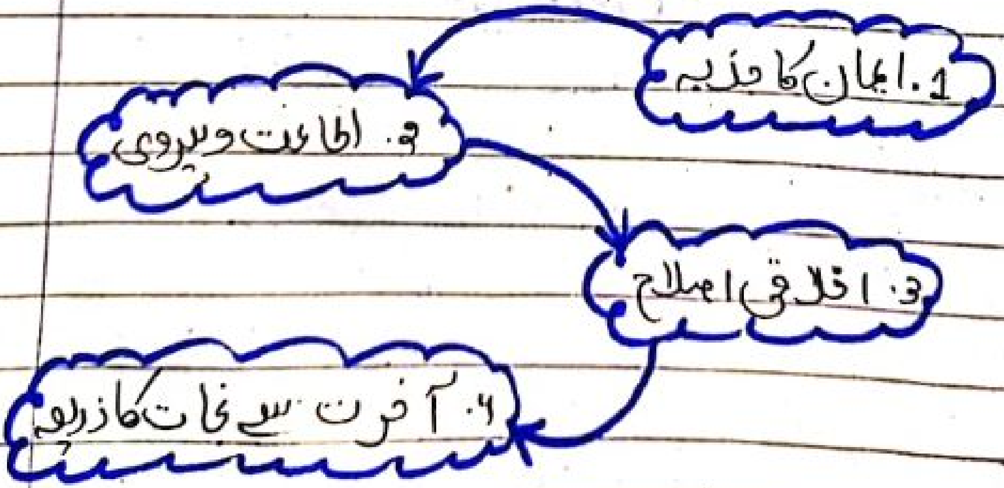

1. ایمان کا جذبہ پیدا ہونا: عقیدہ رسالت پر ایمان لانے سے ایمان کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی

شخص دل سے عقیدہ رسالت کو قبول کرتا ہے تو اس کے دل میں ایمان کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور سکا اللہ اور اس کے رسول سے روحانی تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

2. اطاعت و پیروی: عقیدہ رسالت پر ایمان لانے سے انسان کے دل میں اطاعت و پیروی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رسول پاک ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ اسی لئے ہے کیونکہ ہمیں اس کے مطابق چلنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

3. اخلاقی اصلاح: چونکہ رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اس لیے ان کی زندگی مسلمانوں کے لیے عملی نمونہ فراہم کرتی ہے۔ جس سے مسلمانوں کی اخلاقی اصلاح بھی ہوتی رہتی ہے۔ دین اسلام میں آپ ﷺ کی اسوہ حسنہ مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اور جب کوئی عقیدہ رسالت پر ایمان لاتا ہے تو وہ اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتا ہے جس سے اخلاقی اصلاح بھی ہوتی ہے۔

4. آخرت میں نجات: عقیدہ رسالت پر ایمان لانے سے آخرت کیلئے نجات بھی ملتی ہے جب کوئی عقیدہ رسالت پر ایمان لاتا ہے تو وہ اپنی زندگی کو رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتا ہے جس سے اسکے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اور یہ چیز نہ صرف دنیا میں کامیابی دلاتی ہے بلکہ آخرت میں بھی کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔

اجتماعی زندگی میں عقیدۂ رسالت کی اہمیت

عقیدہ رسالت انسان کی اجتماعی زندگی پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتی ہے مندرجہ بالا میں اس بات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

01. اتحاد اور یکجہتی کا ذریعہ

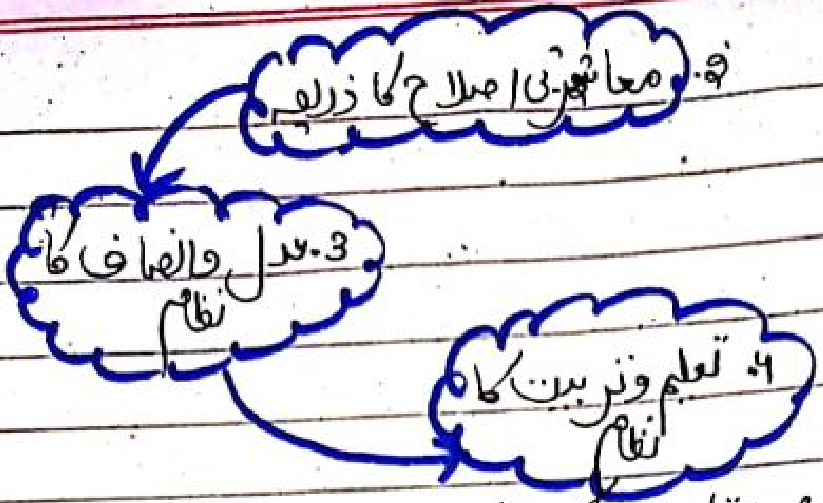

1. اتحاد اور یکجہتی کا ذریعہ: عقیدہ رسالت اجتماعی طور پر اتحاد اور یکجہتی کا ذریعہ بنتی ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لئے مکمل راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کی راہ پر چلنے چلنے معاشرے میں اتحاد اور یکجہتی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

2. معاشرتی اصلاح کا ذریعہ: عقیدہ رسالت پر ایمان لانے سے معاشرتی اصلاح کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی چونکہ مسلمانوں کے لئے بہترین عملی نمونہ ہے اس لئے اس سے معاشرے میں اصلاح ہوتی ہے اور لوگ معاشرے میں مل جل کر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

3. عدل و انصاف کا نظام: آپ ﷺ چونکہ پوری انسانیت کے لیے سرچشمہ ہدایت ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی سے ہمیں عدل و انصاف کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے معاشرے میں عدل و انصاف کے نظام کو نافذ کر سکتے ہیں۔ جس سے معاشرے میں ترقی اور خوشحالی کو فروغ ملے۔

4. تعلیم و تربیت کا نظام: عقیدہ رسالت تعلیم و تربیت کا درس دیتی ہے۔ چونکہ رسول انسانوں کی رہنمائی کے لیے ان تک اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں تو اس سے مسلمانوں کو تعلیم ملتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

نتیجہ:- دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس پر عمل پیرا ہو کر انسان دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کا بھی سامان کر سکتا ہے۔ عقیدہ رسالت سے انسان کی زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عقیدہ رسالت سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگی کے پہلوؤں پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

سوال نمبر (5)

اسلام میں اجتہاد کے تصور اور اس کے اصولوں کو واضح کریں۔ دورِ جدید میں اس کی اہمیت کو بیان کریں۔

اسلام میں اجتہاد ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے علماء اور مجتہدین قرآن و سنت اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں ایسے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن پاک میں واضح نہیں ملتا۔ اجتہاد کو اسلامی فقہ کا ایک اہم حصہ تصور کیا جاتا ہے جس سے دورِ جدید کے پہلوؤں سے ہم آہنگ ہونے کا ذریعہ ہے۔

اجتہاد کا مفہوم

اجتہاد کا لفظی معنی "کوشش کرنا" یا "محنت کرنا" کے ہیں۔ اصطلاح میں اجتہاد اس علمی کوشش کو کہتے ہیں جس سے دورِ جدید کے مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ اس میں قرآن اور سنت اور شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔

اجتہاد کے اصول

اجتہاد کے لیے مندرجہ ذیل اصول ہیں جن کو مدِنظر رکھ کر اس نئے دور کے مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں

1۔ علم قرآن و سنت

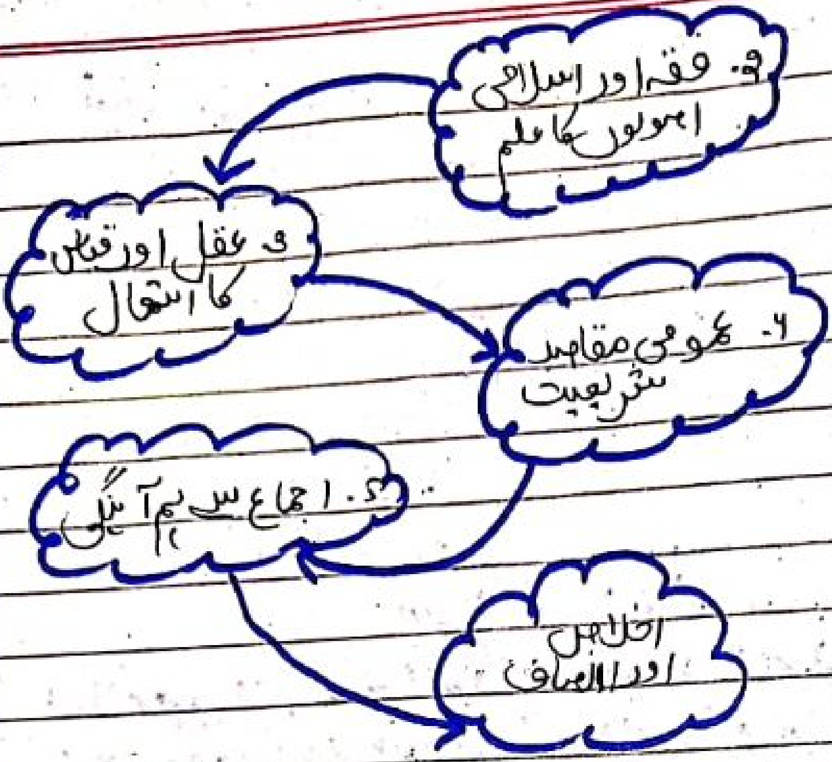

مذکورہ بالا اجتہاد کے بنیادی اصول ہیں جن کو مدنظر رکھ کر دورِ جدید کے مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔

دورِ جدید میں اجتہاد کی اہمیت

دورِ جدید میں اجتہاد کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ چونکہ انسان دن بدن نئی سے نئی ایجادات میں مشغول ہے۔ اس لیے ان کے حوالے سے درپیش سوالات اور ان کے جوابات کے لیے اجتہاد کی طرف ہی رجوع کیا جاتا ہے۔ دورِ جدید میں اجتہاد کی اہمیت کو درج ذیل نکات میں بیان کیا گیا ہے۔

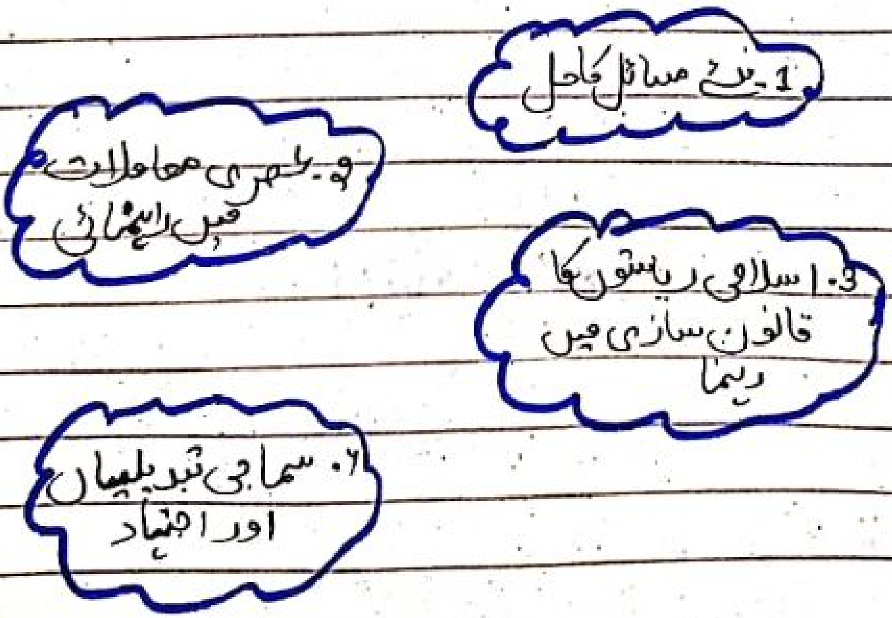

5. غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے مسائل

اجتہاد کے بغیر درپیش مسائل

اگر دین اسلام میں جو اجتہاد کا تصور نہ ہوتا تو اس سے بہت سے مسائل جنم لے سکتے تھے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اسلامی قانون کا جمود

2۔ معاشرتی مسائل کا حل نہ ملنا

3۔ اسلام کے تصور کا غیر حقیقی بن جانا

نتیجہ :-

مندرجہ بالا میں بیان کی گئی تفصیل میں بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دین اسلام میں اجتہاد کو کس قدر اہمیت حاصل ہے۔ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ دین اسلام میں کسی چیز کا حل نہ ملے۔ دین اسلام کی کامل دین ہونے کی دلیل اجتہاد ہے کیونکہ دین اسلام نہ صرف اصول و قوانین پر مبنی ہے بلکہ دور جدید میں آنے والے مسائل کے حل کے لیے بھی مکمل نظام موجود / فراہم کرتا ہے۔ بے شک دین اسلام میں انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر میں راہنمائی کا سامان ہے۔

سوال نمبر (3)

اسلام کے عدالتی نظام پر تفصیل سے بحث کریں۔ اس کے بنیادی فلسفوں کی وضاحت کریں اور یہ کہ یہ سماجی انصاف کو کیسے یقینی بناتا ہے۔

اسلامی عدالتی نظام ایک ایسے منظم اور جامع عدالتی

طا نظام پر مبنی ہے جو عدل، مساوات اور حق کی بالادستی کو یقینی بناتا ہے۔ یہ نظام قرآنی اصول پر مبنی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عدل و انصاف کو فروغ دینا ہے۔ اس نظام کے بنیادی فلسفہ، فلسفوں اور اس کے سماجی انصاف کے حوالے سے درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

بنیادی فلسفہ

دین اسلام کا عدالتی نظام چند جامع بنیادی فلسفوں پر مبنی ہے جو کہ درج ذیل ہیں

1۔ مساوات

2۔ عدالت و انصاف کا حصول

3۔ شہادت و ثبوت

4۔ قاضی کی اہلیت

5۔ قصاص اور حدود کا نظام

مندرجہ ذیل نکات اسلام کے عدالتی نظام کے بنیادی فلسفہ ہیں۔ جن کے مطابق اسلامی عدالتی نظام کو یقینی بنایا جاتا ہے

اسلامی عدالتی نظام اور سماجی انصاف

اسلامی عدالتی نظام انصاف کو کس طرح یقینی بناتا ہے اس کے نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ حقوق العباد کا تحفظ

2۔ جرائم کی روک تھام اور سزا کا اصول

3. کمزور طبقوں کا تحفظ

4. عدل کا جامع تصور

5. مصالحت اور درگزر کا جذبہ

مندرجہ بالا نکات دینِ اسلام میں عدالتی نظام کے حصول کو یقینی بناتے ہیں۔

نتیجہ

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے لیے راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ خواہ وہ معاشی ہو، معاشرتی ہو، سماجی ہو یا عدالتی ہو اس میں ہر پہلو پر مکمل نظام پیش کیا گیا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اس دنیا کو احسن طریقے سے گزار سکتے ہیں اور عدالتی نظام میں انصاف کو بھی یقینی بنا سکتے ہیں۔